(This question paper contains 2 printed pages)

Roll No.

Sr. No of Question Paper: 1634

Unique Paper Code: 214104

D

Name of the Paper: Study of Progressive Poetry

Name of the Course: B. A. (Hons.) Urdu

Semester: I

Time: 3 Hours

Max. Marks: 75

نوٹ : کل پانچ سوالوں کے جواب لکھیے۔ آخری دو سوال لازمی ہیں۔ سبھی سوالات کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ترقی پسند شاعری کی خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

۲۔ ''فیض احمد فیض کی شاعری حقیقت اور رومان کا عمدہ امتزاج ہے۔'' اس قول کی روشنی میں 'دستِ صبا' کا جائزہ لیجیے۔

۳۔ علی سردار جعفری کی نظم گوئی کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

۴۔ جوش ملیح آبادی کو 'شاعرِ انقلاب' کیوں کہا جاتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

۵۔ مخدوم محی الدین کی شاعری پر ایک مضمون لکھیے۔ مثالیں بھی دیجیے۔

۶۔ ذیل میں سے دو پر مختصر نوٹ لکھیے:

(الف) فیض کی غزل گوئی　　(ب) مرے ہمدم مرے دوست

(ج) شکستِ زنداں کا خواب　　(د) میرا سفر

۷۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے:

سنا ہے ہو بھی چکا ہے فراقِ ظلمت و نور
بدل چکا ہے بہت اہلِ درد کا دستور
جگر کی آگ نظر کی اُمنگ دل کی جلن
کہاں سے آئی نگارِ صبا کدھر کو گئی

سنا ہے ہو بھی چکا ہے وصالِ منزل و گام
نشاطِ وصل حلال و عذابِ ہجر حرام
کسی پہ چارۂ ہجراں کا کچھ اثر ہی نہیں
ابھی چراغِ سرِ رہ کو کچھ خبر ہی نہیں

P.T.O.

نجاتِ دیدہ و دل کی گھڑی نہیں آئی　　ابھی گرانیٔ شب میں کمی نہیں آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی

(ب)

میں ایک گریزاں لمحہ ہوں　　ایام کے افسوں خانے میں
میں ایک تڑپتا قطرہ ہوں　　مصروفِ سفر جو رہتا ہے
ماضی کی صراحی کے دل سے　　مستقبل کے پیمانے میں
میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں　　اور جاگ کے پھر سو جاتا ہوں
صدیوں کا پرانا کھیل ہوں میں　　میں مرکے امر ہوجاتا ہوں

۸۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

کون ہاں! ظلمت شکن قندیل بزم آب وگل　　قصرِ گلشن کا دریچہ، سینۂ گیتی کا دل
خوشنما شہروں کا بانی، رازِ فطرت کا سراغ　　خاندانِ تیغ جوہر دار کا چشم و چراغ
دھار پر جس کی چمک پرور شگوفوں کا نظام　　شامِ زیرِ ارض کو صبحِ درخشاں کا پیام
ڈوبتا ہے خاک میں جو روح دوڑاتا ہوا　　مضمحل ذرّوں کی موسیقی کو چونکاتا ہوا
جس کے چھو جاتے ہی مثلِ نازنینِ مہ جبیں　　کروٹوں پر کروٹیں لیتی ہے لیلائے زمیں

(ب)

جنّتیں خاک پہ جس رات اتر آئی تھیں　　بدلیاں رحمتِ یزداں کی جہاں چھائی تھیں
عشرت وعیش کی جس جا کہ فراوانی تھی　　جس جگہ جلوہ فگن روحِ جہاں بانی تھی
ہاں وہیں میرے دلِ زار نے یہ بھی دیکھا　　ہاں مری چشمِ گنہ گار نے یہ بھی دیکھا
خونِ دہقاں میں امانت کے سفینے تھے رواں　　ہر طرف عدل کی جلتی ہوئی میّت کا دھواں